اپنے مال کو دین پر خرچ کیجیے!

مفتی محمد صادق حسین قاسمی

خدا کے دین کے لئے جس طرح ہماری ظاہری صلاحیت، قابلیت، علم، فہم، قوت وطاقت اور وقت کا استعمال ہونا ہمارے لئے سعادت اور خوش نصیبی کی بات ہے، اسی طرح ہمارے مال کا بھی دین کے لئے لگنا اور استعمال ہونا یہ بھی پروردگار کی عظیم نعمت ہے اور ہر مسلمان کو اس کی بھی تمنا رکھنا چاہیے۔ خدمتِ دین کے مختلف طریقے ہیں ان تمام میں مال کی حیثیت بڑی اہم ہے۔ قرآن وحدیث میں اس کی بڑی ترغیب آئی اور بہت اہتمام کے ساتھ انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت کو بیان کیا گیا، خدا کی راہ میں مال کو خرچ کرنا دراصل اپنے آخرت کے خزانوں کو بھر لینا ہے، اس کے ذریعہ جہاں ملت کی بہت ساری ضرورتیں پوری ہوتی ہیں وہیں خود انسان کے لئے بے شمار اجر وثواب اور ظاہری وباطنی فائدے حاصل ہوتے ہیں ۔

نبی اکرم ﷺ نے حضرات صحابہ کرامؓ کی تربیت اس انداز میں فرمائی کہ وہ ہر وقت اپنے مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے تیار رہتے، نبی ﷺ کے ایک اشارہ پر اپنا سرمایہ اور جمع پونجی پیش کردیتے تھے، بلاشبہ ان حضرات نے جہاں اپنے قوت وصلاحیت سے دین اسلام کی خدمت کی وہیں مال ودولت کو لٹا کر اور نبی ﷺ کے حضور پیش کرکے دین کو مضبوط ومستحکم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ سیدنا صدیق اکبرؓ عرب کے ممتاز تاجرین اور صاحبِ ثروت لوگوں میں شمار کئے جاتے تھے، قبولِ اسلام سے قبل ہی پاکیزہ اخلاق اور عمدہ اوصاف سے اللہ تعالی نے نوازا تھا، اور جب اسلام کا سورج طلوع ہوا اور پیغمبر اسلام کی اخلاقی تعلیمات اور ایثار وہمدردی کی ہدایات ملیں تو وہ جذبۂ سخاوت مزید پروان چڑھا اور اسلامی تاریخ میں آپ کی سخاوت اور فیاضی ایک نمایاں مقام حاصل کیا۔

آپؓ نے خدا کی راہ میں اپنا مال ومتاع سب کچھ قربان کیا اور ہمہ وقت اشارۂ نبوی کے منتظر رہتے اور جیسے ہی حکمِ نبی ﷺ ہوتا اپنا مال سب سے پہلے پیش فرماتے۔ آپؓ نے جس بے لوث انداز میں اپنے مال کو خرچ کیا اور اور منشائے نبوی کے مطابق حاضر کیا خود اس کی تائید کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے اپنی وفات سے چند دنوں قبل فرمایا کہ: مجھے سب لوگوں سے بڑھ کر ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے اپنی صحبت اور مال سے ممنونِ احسان کیا ہے، اگر میں اپنے رب کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا، لیکن ہمارا باہمی تعلق اسلامی بھائی چارے اور محبت کا ہے۔ (بخاری:499) ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: مجھے کسی کے مال نے اتنا

فائدہ نہیں پہنچایا جتنا ابو بکر کے مال نے پہنچایا ہے۔یہ سن کر سیدنا ابو بکر صدیقؓ آبدیدہ ہو گئے اور عرض کیا کہ : اے اللہ کے نبی ! میں اور میرا مال سب کچھ آپ ہی کا تو ہے۔(مسند احمد:7264)

حضرت ابو بکرؓ نے جب اسلام قبول کیا تھا اس وقت وہ چالیس ہزار درہم کے مالک تھے،اور جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ جانے لگے تو آپ کے پاس صرف چار ہزار درہم رہ گئے تھے، تمام اللہ کے راستے میں، غلاموں کو آزاد کرانے میں خرچ کیا۔(تاریخ الخلفاء:34) حضرت عثمان غنیؓ کی سخاوت اور فیاضی تو ضرب المثل ہے، بلاشبہ سخاوت اور انفاق فی سبیل اللہ میں آپؓ ممتاز شان رکھتے ہیں آپ کی سخاوت اور فیاضی کے بے شمار واقعات تاریخ کے صفحات میں روشن ہیں، جن میں سے صرف ایک واقعہ پیش ہے : 9ھ میں یہ خبر مشہور ہوئی کہ قیصر روم عرب حملہ آور ہونا چاہتا ہے، چوں کہ یہ زمانہ نہایت عسرت اور تنگی کا تھا اس لئے رسول اللہ ﷺ کو سخت تشویش ہوئی،اور صحابہ کرام کو جنگی سامان کے لئے مال وزر سے اعانت کی ترغیب دلائی،اکثر لوگوں نے بڑی بڑی رقمیں پیش کیں، حضرت عثمان ایک متمول تاجر تھے،اور اس زمانہ میں ان کا تجارتی قافلہ ملک شام سے نفع کثیر کے ساتھ واپس آیا تھا ،اس لئے انھوں نے ایک تہائی فوج کو سر و سامان سے آراستہ کرنے کا ذمہ لیا،ابن سعد کی روایت کے مطابق غزوۂ تبوک کی مہم میں تیس ہزار پیادے اور دس ہزار سوار شامل تھے،اس بناء پر غالبا حضرت عثمانؓ نے دس ہزار سے زیادہ فوج کو اپنے خرچ سے آراستہ کیا تھا ،اور اس اہتمام کے ساتھ کہ اس کے لئے ایک ایک تسمہ تک ان کے روپیہ سے خریدا گیا تھا،اس کے علاوہ حضرت عثمانؓ نے ایک ہزار اونٹ، ستر گھوڑے اور سامانِ رسد کے لئے ایک ہزار دینار پیش کیا، حضور اکرم ﷺ اس فیاضی سے اس قدر خوش تھے کہ اشرفیوں کو دستِ مبارک سے اچھالتے تھے اور فرماتے تھے : مَاضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ۔یعنی آج کے بعد عثمان کا کوئی کام اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔(خلفائے راشدین:1414)

بطور نمونہ کے صرف دو حضرات کا ذکر کیا گیا باقی تمام صحابہ کرامؓ کا مال کو راہِ خدا میں خرچ کرنے کے سلسلہ میں یہی مزاج تھا۔اپنی حیثیت اور وسعت کے مطابق وہ خرچ کرنے میں لگے رہتے تھے۔الحمد للہ آج بھی امت میں بہت سے اہل خیر اور راہِ خدا میں خرچ کرنے والے سخی و فیاض موجود ہیں، بلاشبہ جن کا جذبۂ انفاق بے پناہ اجر کا باعث بھی ہے اور ملت کے لئے مضبوط سہارا بھی۔لیکن ایک تصویر ہمارے معاشرہ کی یہ بھی ہے کہ بہت سے لوگ دینی معاملات میں خرچ کرنے میں پس و پیش کرتے ہیں اور دنیوی امور میں دھڑلے سے پیسہ لٹا دیتے ہیں، شادی بیاہ کے نام پر اس وقت ملت میں جو اسراف و فضول خرچی ہو رہی ہے اور پیسوں کو پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے یہ اس وقت کا ایک بڑا المیہ ہے، جس سے ملت داغدار ہو رہی ہے۔

بہت سے لوگ ہمیں وہ بھی ملیں گے جو مسجد کو چندہ دیتے ہوئے کتراتے ہیں اور بالکل معمولی رقم دے کر بڑا کارنامہ سمجھتے ہیں، دینی اداروں اور تنظیموں کو دیتے ہوئے بوجھ محسوس کرتے ہیں، رفاہی، فلاحی کاموں میں خرچ کرنے کو دل نہیں بڑھتا، غریبوں، ضرورت مندوں کو دینے میں ہاتھ کشادہ نہیں ہوتا، خدا کے لئے دینا مشکل نظر آتا ہے اور اپنی ذات پر خرچ کرنا کچھ بھی بھاری دکھائی نہیں دیتا ہے، ماہانہ کیبل ڈش کی فیس، انٹرنیٹ کے اخراجات، فون سے متعلق خرچے اور دعوت و تقریب، شادی بیاہ کے نام پر پیسوں کا ضیاع کبھی ناگوار نہیں گزرتا۔

جس طرح ہماری صلاحتییں دین کے لئے استعمال ہونے کی ہمیں تمنا کرنا چاہیے اور اس کے لئے عملی محنتیں بھی ہونی چاہیے، ٹھیک اسی طرح ہمارے اندر یہ جذبہ بھی پروان چڑھنا چاہیے کہ ہم اپنی بساط اور حیثیت کے مطابق ضرور خدا کی راہ میں دیں گے اور ہم سے جتنا ممکن ہو سکے کا دین کے لئے خرچ کرنے میں پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ علامہ حسام الدین فاضلؒ کا یہ مشہور شعر ہمارے ذہن میں رہنا چاہیے:

خدا کی راہ میں دینا ہے گھر کو بھر لینا اِدھر دیا کہ اُدھر داخلِ خزانہ ہوا

آج اسلام دشمن طاقتوں کو صورتِ حال یہ ہے کہ وہ اپنی تنخواہوں اور آمدنیوں کا ایک حصہ اپنے مشن کے لئے مختص کئے ہوئے ہیں، بارہا آپ نے پڑھا اور سنا ہوگا کہ اسرائیل کی بہت ساری مصنوعات اور یہودیوں کی بہت سے کمپنیاں ہیں جس کی آمدنی کا ایک بڑا حصہ وہ اپنے ناپاک اور انسانیت دشمن مقاصد کے لئے لگاتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے ملک میں غیروں کے پاس یہ رواج اور مزاج ہے کہ وہ اپنے مال میں سے وافر مقدار اپنی تنظیموں کے لئے دیتے ہیں، تاکہ وہ اپنے کام اور اہداف کو اطمینان سے پورا کرسکیں۔ اور ہم مسلمان ہیں کہ جو بلند عزائم، اونچے مقاصد، سرفروشانہ جذبات، ترقی و عروج کے خیالات، تعمیری ارادوں اور ملک و ملت کی فلاح و بہبودی کی فکروں سے دور ہو کر بس اسراف و فضول خرچی، نام و نمود، ظاہر پرستی، عیش کوشی، اور جھوٹی شان کے لئے ہزارہا روپیہ لٹانے میں مشہور ہوتے جارہے ہیں۔ ہمارے نوجوان ماہانہ کتنے پیسے اپنی خواہشوں اور تمناؤں کو پورا کرنے میں لٹادیتے ہیں؟ فیشن اور

غیروں کی نقالی کے لئے کتنے روپیوں کو ہم ضائع کر دیتے ہیں؟ فخر و شان اور دکھاوے کے لئے کتنا مال ہم خرچ کر دیتے ہیں؟ ملت کی تعمیر و ترقی اور اسلام کی سربلندی کے لئے ہمیں اپنے مال کو صحیح استعمال کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

جائز حاجات اور ضروری چیزوں کی تکمیل کے ساتھ اپنے پیسے کو دین کے لئے اور اس کی نشر و اشاعت کے لئے لگانے کی فکر کرنا وقت کا اہم تقاضا ہے! کیوں کہ خدا کا دین اس کی اشاعت اور تبلیغ کے لئے کسی فردِ خاص اور شخصِ معین کا محتاج نہیں، وہ جس سے چاہے اپنے عظیم دین کام لے سکتا ہے، وہ صنم خانوں سے کعبہ کے پاسبانوں کو پیدا کر سکتا ہے، دین کے بارے میں رو گردانی اور بخل کرنا کس درجہ خطرناک ہے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے قرآن کریم میں فرمایا گیا: هَٰٓأَنتُمْ هَٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنفِقُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَمِنكُم مَّن يَبْخَلُ ۖ وَمَن يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَن نَّفْسِهِۦ ۚ وَٱللَّهُ ٱلْغَنِىُّ وَأَنتُمُ ٱلْفُقَرَآءُ ۚ وَإِن تَتَوَلَّوْا۟ يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوٓا۟ أَمْثَٰلَكُم۔ (محمد: 38) "دیکھو! تم ایسے ہو کہ تمہیں اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے تو تم میں سے کچھ لوگ ہیں جو بخل سے کام لیتے ہیں، اور جو شخص بھی بخل کرتا ہے، وہ خود اپنے آپ ہی سے بخل کرتا ہے، اور اللہ بے نیاز ہے، اور تم ہو جو محتاج ہو۔ اور اگر تم منہ موڑو گے تو وہ تمہاری جگہ دوسری قوم پیدا کر دے گا، پھر وہ تم جیسے نہیں ہوں گے۔"

شیئر کیجیے